روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 213029
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد 47-82 نمبر 50 | جمعرات 26 شوال - 1417ھ 6 امان 1376ھش 6 مارچ 1997ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے

خوش قسمت وہ شخص نہیں جس کو دنیا کی دولت ملے اور وہ اس دولت کے ذریعہ ہزاروں آفتوں اور مصیبتوں کا مورد بن جائے بلکہ خوش قسمت وہ ہے جس کو ایمان کی دولت ملے اور وہ خدا کی ناراضگی اور غضب سے ڈرتا رہے۔ اور ہمیشہ اپنے آپ کو نفس اور شیطان کے حملوں سے بچاتا رہے کیونکہ وہ خدا تعالیٰ کی رضا کو وہ اس طرح حاصل کرے گا۔ مگر یاد رکھو یہ بات یونہی حاصل نہیں ہو سکتی اس کے لئے ضروری ہے کہ خدا تعالیٰ سے دعائیں کرو کہ خدا تعالیٰ تم سے راضی ہو جاوے۔ اور وہ تمہیں توفیق اور قوت عطا فرمائے کہ تم گناہ آلودہ زندگی سے نجات پاؤ۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

ذرا سوچو اور سمجھو۔ خدا کے واسطے عقل سے کام لو اور اس لئے کہ عقل میں جودت اور ذہانت پیدا ہو۔ راستباز اور متقی بنو۔ پاک عقل آسمان سے آتی ہے اور اپنے ہمراہ ایک نور لاتی ہے، لیکن وہ جوہر قابل کی تلاش میں رہتی ہے۔ اس پاک سلسلہ کا قانون وہی قانون ہے جو ہم جسمانی قانون میں دیکھتے ہیں۔ بارش آسمان سے پڑتی ہے، لیکن کوئی جگہ اس بارش سے گلزار ہوتی ہے اور کہیں کانٹے اور جھاڑیاں ہی اگتی ہیں اور کہیں وہی قطرہ بارش سمندر کی تہہ میں جا کر ایک گوہر شاہوار بنتا ہے۔ بقول کسے

در باغ لالہ روید و در شورہ بوم خس

اگر زمین قابل نہیں ہوتی، تو بارش کا کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچتا، بلکہ الٹا ضرر اور نقصان ہوتا ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 45)

ہر وقت اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرتے رہنا چاہیئے

(حضرت حکیم مولانا نورالدین صاحب - امام جماعت احمدیہ الاول)

خوش قسمت وہی ہے جو ان باتوں سے فائدہ اٹھائے جذبات نفس پر قابو رکھ کر خدا تعالیٰ کے احکام پر عمل کرے۔ مساکین اور یتامیٰ کو مال دیوے۔ قسم قسم کے طریقوں سے رضا جوئی اللہ تعالیٰ کی کرے۔ ایک وقت کا عمل دوسرے وقت کے عمل سے بعض دفعہ اتنا فرق رکھتا ہے کہ اول مہاجرین نے جہاں ایک مٹھی جو کی دی تھی۔ بعد میں آنے والا کوئی احد پہاڑ کے برابر سونا دیتا تھا تو اس کی برابری نہ کر سکتا تھا۔ سائل کو دو۔ دکھی کو دو۔ ذوی القربیٰ کو دو۔ (عبادت) سنوار کر پڑھو۔ مسنون تسبیح اور کلام شریف اور دعاؤں کے بعد اپنی زبان میں بھی غرض معروض کرو تاکہ دلوں پر رقت طاری ہو۔ غریبی میں۔ امیری میں۔ مشکلات میں۔ مقدمات میں ہر حالت میں مستقل رہو اور صبر کو ہاتھ سے نہ دو۔ تقویٰ کا ابتداء دعا خیرات اور صدقہ سے ہے اور آخر ان لوگوں میں شامل ہونے سے ہے۔ جن کی نسبت فرمایا ہے (-) جن لوگوں نے کہا کہ ہمارا رب اللہ ہے اور پھر استقامت دکھلائی۔ تقویٰ کرنے کے متعلق حکم کے بعد یہ حکم ہے کہ (-) چاہئے کہ ہر ایک نفس دیکھ لے کہ اس نے کل کے واسطے کیا تیاری کی ہے۔ انسان کے ساتھ ایک نفس لگا ہوا ہے۔ جو ہر وقت متبدل ہے کیونکہ جسم انسانی ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے۔ جب اس نفس کے واسطے جو ہر وقت تحلیل ہو رہا ہے اور اس کے ذرات جدا ہوتے جاتے ہیں۔ اس قدر تیاری کی جاتی ہیں۔ اور اس کی حفاظت کے واسطے سامان مہیا کئے جاتے ہیں۔ تو پھر کس قدر تیاری اس نفس کے واسطے ہونی چاہئے۔ جس کے ذمہ موت کے بعد کی جوابدہی لازم ہے۔ اس آنی فنا والے جسم کے واسطے جتنا فکر کیا جاتا ہے کاش کہ اتنا فکر اس کے نفس کے واسطے کیا جاوے۔ جو کہ جواب دہی کرنے والا ہے (-) اللہ تعالیٰ تمہارے اعمال سے آگاہ ہے۔ اس آگاہی کا لحاظ کرنے سے آخر کسی نہ کسی وقت فطرت انسانی جاگ کر اسے ملامت کرتی ہے اور گناہوں میں گرنے سے بچاتی ہے۔

اور جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ اگر تم تقویٰ اختیار کرو اور سیدھی بات بولو تو خدا تعالیٰ تمہاری کمزوریوں کو معاف کرے گا اور تمہاری غلطیوں کی سنوار اور اصلاح ہو جائے گی۔ انسان کو چاہئے کہ ہر وقت اپنے اعمال کی اصلاح کی کوشش کرتا رہے۔ جب مرنے کا وقت قریب آتا ہے تو انسان کے حقیقی اعمال جو خدا تعالیٰ کے نزدیک پسند یا غیر پسند ہوں پیش ہوتے ہیں نہ کہ وہ اعمال جو لوگوں کے سامنے وہ دکھاتا اور ظاہر کرتا ہے۔

(از خطبہ 15- نومبر 1904ء)

تقویٰ اختیار کرو اور وہ سب باتیں جو خدا تعالیٰ کو ناراض کرنے والی ہیں چھوڑ دو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

نکاح

○ مکرم چوہدری عبداللطیف صاحب ابن مکرم چوہدری عبدالحفیظ صاحب اسسٹنٹ وائس پریذیڈنٹ نیشنل بنک کا نکاح مورخہ 21- فروری 1997ء ہمراہ عزیزہ ملیحہ احمد صاحبہ بنت مکرم مرزا خلیل احمد صاحب LDA کالونی سمن آباد -/60000 روپیہ حق مہر پر مکرم قریشی محمود احمد صاحب صدر حلقہ سمن آباد نے بیت الحمد میں پڑھا۔ احباب سے رشتہ کے جانبین کے لئے اور جماعت کے لئے بابرکت ہونے کی درخواست دعا ہے

○ مکرم وسیم احمد صاحب ابن مکرم ظہور الحق صاحب عباسی سرگودھا کا نکاح مکرم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے مورخہ 21- فروری 1997ء کو لاہور میں پڑھا۔ یہ نکاح عزیزہ سمیعہ سعید دختر مکرم سعید احمد صاحب بھٹی ٹاؤن شپ لاہور کے ساتھ مبلغ -/40000 روپے حق مہر پر قرار پایا۔ احباب کرام سے اس نکاح کے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

ولادت

○ مکرم ملک محمد داؤد صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ 26 فروری 1997ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ بچہ وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "محمد طٰہٰ" عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم لطیف الرحمان صاحب گلبہار کالونی کراچی کا نواسہ ہے۔

اللہ تعالیٰ بچہ کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا کرے اور خادم دین بنائے۔

○ مکرم مبشر احمد عابد صاحب مربی سلسلہ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 22- فروری 1997ء کو پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نوشیروان احمد نام عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم غلام محمد صاحب جل بھٹیاں کا پوتا اور مکرم ماسٹر محمد بخش صاحب آف احمد نگر کا نواسہ ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولود کو باعمر اور سعادت مند بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ ڈاکٹر محمد شفیع بھٹی صاحب چک نمبر 96 گ۔ب صریح ضلع فیصل آباد مورخہ 14 فروری 1997ء مختصر علالت کے بعد وفات پا گئیں۔ موصوفہ موصیہ تھیں۔ 15 فروری 1997ء کو بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی موصوفہ مکرم شریف احمد صاحب کارکن مال آمد صدر انجمن احمدیہ کی خوشدامن تھیں اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

پبلشر. آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

6- امان 1376 ھش — 6 - مارچ 1997ء

دینی اور دنیوی علوم

کچھ لوگ دین کے علوم حاصل کرتے ہیں اور کچھ لوگ دنیوی علوم حاصل کرتے ہیں لیکن کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو دنیوی علوم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دینی علوم بھی حاصل کرتے ہیں۔ اگرچہ دینی علوم حاصل کرکے دنیوی علوم حاصل کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے لیکن اس بات سے انکار نہیں ہو سکتا کہ یہ دونوں علوم نہایت ضروری ہیں۔ دینی علوم بھی اور دنیوی علوم بھی۔ اور نہ صرف یہ دونوں علوم ضروری ہیں بلکہ ان دونوں کو ہم آہنگ کرنے کی ضرورت ہے یہ سمجھنا کہ دینی علوم بالکل الگ چیز ہیں اور دنیوی علوم بالکل الگ یہ بات درست نہیں۔ دینی علوم سے دنیوی علوم کو ہم آہنگ کرنے سے انسان کو وسعت نظر ملتی ہے اور وسعت قلب بھی۔ دین جو کچھ کہتا ہے وہ بھی ہمیں کرنا ہے اور دنیوی ضروریات پوری کرنے کے لئے دنیوی علوم کی بھی ضرورت ہے۔ پس ضرورت اس بات کی ہے کہ دینی علوم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دنیوی علوم بھی حاصل کئے جائیں اور دنیوی علوم حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ دینی علوم سے بھی غفلت نہ برتی جائے۔ بلکہ اس سے ایک قدم ہمیں آگے جانا چاہئے۔ اور وہ یہ کہ دنیوی علوم کو دینی علوم کا خادم بنا کر دین کی خدمت کرنی چاہئے جہاں تک علوم کا تعلق ہے یہ اللہ تعالیٰ کی ایسی عطا ہیں کہ انسانی زندگی کو بہتر سے بہتر بنانے میں اس سے زیادہ کار آمد کوئی چیز ثابت نہیں ہوتی۔ جاننا اور جان کر چیزوں کو پہچاننا اور ان کا صحیح استعمال ہی دراصل علم کی علامت ہے۔ اگر ہم کچھ جاننا چاہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہم علم حاصل کرنا چاہتے ہیں اور اگر علم حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہم پر فرض عائد ہوتا ہے کہ اس حاصل کردہ علم کی ہر بہتربات کو عمل میں لاکر اپنی اور دوسروں کی زندگیوں کو بہتر بنانے کی کوشش کریں۔

اکثر اوقات یہ دیکھا گیا ہے کہ دینی علوم حاصل کرنے والے دنیوی علوم حاصل کرنے والوں کی مذمت کرتے ہیں اور دنیوی علوم حاصل کرنے والے بھی دینی علوم حاصل کرنے والوں کو زیادہ پذیرائی نہیں دیتے۔ گویا کہ دونوں کے درمیان ایک خلیج حائل ہو جاتی ہے اور ان کے میان حائل ہونے والی خلیج نہ صرف ان پر بلکہ عمومی رنگ میں تمام لوگوں پر اثر انداز ہوتی ہے۔ وہ ان کو برے سمجھتے ہیں۔ دینی علوم والے دنیوی علوم والوں کو بے دین سمجھتے ہیں اور دنیوی علوم والے دینی علوم والوں کو دنیا سے غافل بلکہ دنیوی کوششوں کے مخالف سمجھتے ہیں۔ کوشش یہ کرنی چاہئے کہ ان دونوں کو ہم آہنگ کیا جائے۔ اور ہم آہنگ کرتے ہوئے دین کو دنیا کی خدمت پر لگا دیا جائے اور دنیا کو دین کی خدمت پر۔ یعنی دونوں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ یہاں خدمت سے مراد مدد ہے۔ دونوں ایک دوسرے کی مدد کریں۔ اور اگر واقعی ایسا ہو تو آپ دیکھیں گے کہ معاشرہ نہایت خوبصورت کیفیت اختیار کر جائے گا۔ جوں جوں دنیوی علوم بڑھتے ہیں اور پھیلتے ہیں لوگوں میں عام طور پر یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ یہی علوم حاصل کرنا ان کی زندگی کا مقصد ہے۔ وہ دین کی طرف سے غافل ہو جاتے ہیں۔ آجکل چونکہ علم کا بہت پھیلاؤ ہے اس لئے س بات کی خاص طور پر ضرورت پیش آتی ہے کہ دینی علوم کو بھی ان کے ساتھ چلایا جائے۔ ی علوم رکھنے والے دین کا علم حاصل کریں اور دین کا علم حاصل کرنے والے بھی دنیوی علوم ے بے بہرہ نہ ہوں۔ آخر دنیوی علوم ہمارے فائدے ہی کے لئے ہیں۔ ہماری زندگی کو بہتر بنانے میں مدد دیتے ہیں ہم انہیں کس طرح چھوڑ سکتے ہیں۔

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ان دونوں علوم کو ہم آہنگ کرکے دنیوی علوم کو دین کی خدمت پر مامور کردینے کی طرف توجہ دلائی ہے۔ آپ فرماتے ہیں:-

"ضرورت ہے کہ آج کل دین کی خدمت اور اعلائے کلمۃ اللہ کی غرض سے علوم جدیدہ حاصل کرو۔ اور بڑے جدوجہد سے حاصل کرو۔ لیکن مجھے یہ بھی تجربہ ہے جو بطور انتباہ میں بیان کردینا چاہتا ہوں کہ جو لوگ ان علوم ہی میں یک طرفہ پڑ گئے۔ اور ایسے محو اور منہمک ہوئے کہ کسی اہل دل اور اہل ذکر کے پاس بیٹھنے کا ان کو موقعہ نہ ملا۔ اور خود اپنے اندر الٰہی نور نہ رکھتے تھے وہ عموماً ٹھوکر کھا گئے۔ اور دین حق سے دور جا پڑے اور بجائے اس کے کہ ان علوم کو دین حق کے تابع کرتے الٹا دین حق کو علوم کے تابع کرنے کی بے سود کوشش کرکے اپنے زعم میں دینی اور قومی خدمات کے متکفل بن گئے۔ مگر یاد رکھو کہ یہ کام وہی کر سکتا ہے یعنی دینی خدمت وہی بجالا سکتا ہے جو آسمانی روشنی اپنے اندر رکھتا ہو"

جہاں تک دینی علوم کا تعلق ہے جیسا کہ ہم سب جانتے ہیں کہ ان کی بنیاد وہ حقائق ہیں جو اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا فرماتا ہے۔ ان میں کسی قسم کے ردوبدل کا امکان نہیں ہوتا۔ لیکن جہاں تک دنیوی علوم کا تعلق ہے وہ ہمارے اپنے حاصل کردہ ہیں ہم نے مختلف جہات کی طرف دیکھ کر تجربات کرکے یہ علوم حاصل کئے ہیں۔ ہمارے تجربات بھی غلط ہو سکتے ہیں اور ہمارا مختلف جہات میں دیکھ کر باتوں کو سمجھ لینا ضروری نہیں کہ درست ثابت ہو۔

پس اگر کسی بات میں ردوبدل ہو سکتا ہے تو وہ دنیوی علوم ہیں جہاں تک دینی علوم کا تعلق ہے چونکہ انسان نے از خود وہ حاصل نہیں کئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی عطا ہیں اور اللہ تعالیٰ کی عطا کو بدلنے کا انسان حق نہیں رکھتا۔ اس لئے ضرورت اس بات کی ہے کہ دین کو اسی طرح قائم رکھا جائے اور دنیوی علوم کو اس کے گرد گھمانے کی کوشش کی جائے۔ اس کے تابع بنانے کی کوشش کی جائے۔ اس کی خدمت پر اس کو لگا دیا جائے۔ لیکن اگر انسان دنیوی علوم حاصل کرکے دینی علوم کو بدلنا چاہے تو یقیناً وہ ٹامک ٹوئیاں مارتا ہوا غلط راستے پر چل پڑے گا۔ نہ دین کا علم اس کے کام آئے گا۔ نہ دنیا کا علم اس کے کام آئے گا۔

پس یہ بات نہایت ضروری ہے کہ علوم تو دونوں حاصل کئے جائیں دینی علوم بھی اور دنیوی علوم بھی لیکن دینی علوم کو دنیوی علوم کے تابع بنانے کی بجائے دنیوی علوم کو دینی علوم کے تابع بنایا جائے۔ صرف یہی ایک ایسا طریق ہے کہ انسان دونوں علوم حاصل کرتا ہوا صحیح راستے پر چل کر اپنی زندگی کو بہتر سے بہتر بنا سکتا ہے۔

پس جیسا کہ حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے ارشاد فرمایا ہے علوم جدیدہ ضرور حاصل کئے جائیں لیکن علوم جدیدہ کو دینی علوم کے تحت رکھا جائے۔ ان کی خدمت پر لگایا جائے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس بات کی توفیق عطا فرمائے ہم دینی علوم بھی حاصل کریں اور دنیوی علوم بھی حاصل کریں اور دنیوی علوم حاصل کرتے ہوئے انہیں دین کی خدمت پر لگا دیں۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

منزل کی لگن سے 'لگتا ہے' منزل بھی قریب آ جاتی ہے
کانٹوں سے بھری ہر راہگذر پھولوں کی طرح سج جاتی ہے
لیکن یہ لگن بھی فضلِ خدا کا ایک مجسم مظہر ہے
ہر صاحبِ دل کی نظروں میں لہروں کی طرح لہراتی ہے

ابوالاقبال

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع

افکار عالیہ

(15۔ جنوری 1993ء کو بیت الفضل لندن میں خطبہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے مزید فرمایا (حوالہ کے لئے دیکھیں الفضل 15۔ فروری 1997ء)

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:۔

حضرت محمد مصطفی ﷺ کی نصیحت اگر (۔) پکڑ کر بیٹھ جاتے اور آج بھی وقت ہے کہ اس کو سمجھیں اور اس کے مطابق ایک عام نصیحت کی مہم جاری کریں اور ہر ملک کے باشندے اپنے ملک سے وفا کا اظہار کرتے اور اس ملک کی راؤں اور اس ملک کے خیالات کی اصلاح کی خاطر ایک مہم جاری کریں تو جماعت احمدیہ اس دور میں ایک عظیم الشان خدمت کرنے والی ہو گی جو وطن کی بھی خدمت ہو گی۔ انسانیت کی بھی خدمت ہو گی۔ سچائی اور حق کی خدمت ہو گی۔ (۔) اور حقیقت یہ ہے کہ اس کے بغیر دنیا درست نہیں ہو سکتی۔ ہم مذکرین کی جماعت ہیں۔ ہم خدائی فوجداروں کی جماعت نہیں ہیں۔ پس تلواریں لے کر دنیا (۔) اصلاح کا عزم لے کر نکلنے والوں کو ان کا عزم مبارک ہو لیکن میں جانتا ہوں کہ ان کے خیال میں جو مبارک عزم ہے وہ خدا کی تقدیر کے نزدیک نامسعود اور نامبارک عزم ہے (۔) پس تمام عالم کی جماعتوں کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ نصیحت کریں اور کثرت سے کریں۔

اس سے پہلے ہم نے انگلستان میں تجربہ کر کے دیکھا تھا اور بہت کامیاب ہوا تھا۔ احمدی بچے' عورتیں' احمدی مرد مگر زیادہ تر احمدی خواتین اور بچیوں نے اس میں حصہ لیا اور انگلستان کی رائے عامہ پر اثر انداز ہو کر دکھایا تو احمدی ہر جگہ یہ کام کر سکتے ہیں۔

لیکن اس کے ساتھ میں جو اور اہم تعلیم آپ کو دیتا ہوں وہ دعا کی تعلیم ہے دعا ہی ہے جو کمزوروں کی آواز میں طاقت پیدا کر سکتی ہے۔ دعا ایک ایسی طاقت ہے جو ایک تنکے کو شہتیر کی طاقت عطا کر سکتی ہے اور دعا ہی سے قطرے سمندر بنا کرتے ہیں۔ آپ کی نصیحت کے قطرے بیکار جائیں گے اور ارد گرد کی پیاسی زمین ان کو جذب کر کے ان کا نشان بھی باقی نہیں چھوڑے گی۔ ہاں اگر دعا کی برکت ان کو حاصل ہوئی تو پھر ضرور سمندر بنیں گے۔ ضرور کل عالم کی پیاس بجھانے کی صلاحیت حاصل کر لیں گے۔ پس دعاؤں کے ذریعہ اپنے ہم وطنوں کی بھی مدد کریں۔ ظالموں کے ہاتھ روک کر مظلوموں کی بھی مدد کریں اور نصیحت کرتے چلے جائیں تاکہ دنیا میں سچ کا بول بالا ہو اور بالآخر انسان کو عقل آ جائے۔

دنیا جتنی ترقی کر چکی ہے۔ اتنا ہی انسان جاہل اور بے عقل ہو چکا ہے۔ بڑا ہی بیوقوف ہے یہ نفرت سے کیسے مزے حاصل کر سکتے ہیں۔ نفرت تو شیطانی کھیل ہے اس کے نتیجہ میں کوئی حقیقی دائمی لذت مل ہی نہیں سکتی۔ ان کو پتہ ہی نہیں بش صاحب (Bush) کا اعلان آیا ہے کہ میں چند دن ہوں۔ دیکھنا میں انتقام لے کر چھوڑوں گا۔ کس بات کا انتقام؟ اگر ظلم کا انتقام لینا ہے تو ساری دنیا ظلم سے بھری بیٹھی ہے پھر امریکہ بیٹھے کیا کر رہے ہو۔ نکلو اور ایک ایک ملک سے انتقام لو۔ اب اتنے بڑے ملک کا اتنا عظیم صدر اور کسی جاہلانہ باتیں کر رہا ہے۔ بیچارہ' امریکن احمدیوں کو چاہئے کہ اس کا ہاتھ بھی ظلم سے روکیں۔ اس کی زبان بھی ظلم سے روکیں۔ اس کو سمجھائیں تو سہی کہ ہمارے بھائی ہم پر یہ ظلم نہ کرو۔ دنیا کے سامنے ہمیں ذلیل اور رسوا نہ کرو۔ انتقام کیسا' کس بناء پر' کس برتے پر؟ یہ دین حق کے خلاف عیسائیت کا انتقام ہے یا کسی اور چیز کا؟ اگر عیسائیت کا انتقام ہے۔ تو پھر عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام سے تو انتقام نہ لو۔ آپ نے تو اور تعلیم دی تھی۔ آپ نے تو عالمگیر بخشش کی تعلیم دی تھی آپ نے تو یہ تعلیم دی تھی کہ کوئی ایک گال پر تھپڑ مارے تو دوسرا گال پیش کر دیا کرو تمہیں تو چاہئے کہ امریکہ کے ٹکڑے کاٹ کاٹ کر صدام کے سامنے پیش کرو کہ یہ ہے ہمارا انتقام (۔) بجائے اس کے اس کے حصے بخرے کرنے شروع کرو اور عملاً یہی ہو رہا ہے۔ نقشے بن چکے ہیں حقیقت میں یونائیٹڈ نیشنز کے نام پر جو غیر معمولی غیرتیں دکھائی جا رہی ہیں یہ اس لئے ہیں کہ یہ عراق کے نئے نقشے بنا رہے ہیں اور مغربی قومیں بحیثیت سیاسی وحدت کے تمام دنیا کا اپنے آپ کو مالک سمجھتی ہیں اور ملکیت کے اس تصور میں انہوں نے اپنا یہ پیدائشی حق سمجھا ہوا ہے کہ دنیا میں جتنے چاہیں نئے ملک بنائیں جتنے چاہیں پرانے ملک مٹائیں۔ نئے نقشے بنائیں۔ نئی عمارتیں تعمیر کریں یہ ہمارا حق ہے اور کسی اور کو مجال نہیں ہے کہ وہ اس کے مقابل پر احتجاج بھی کرے تو وہ نقشے بنے ہوئے ہیں۔ وہ آہستہ آہستہ ابھرتے جائیں گے اور ظاہر ہوں گے اس کے بعد دنیا کی حکومتیں ان کو تسلیم کریں گی اور (۔) وہ آگے بڑھ بڑھ کر صاد کریں گی کہ ہاں ہم تسلیم کرتی ہیں۔ ہم یہ نقشہ تسلیم کرتے ہیں۔ اس طرح نئے ملک ابھارے جائیں گے۔ یہ سب کچھ ہو رہا ہے لیکن ساتھ ساتھ ان قوموں کو سوچنا چاہئے کہ الٰہی تقدیر اپنے طور پر ایک کام کر رہی ہے اور ان چیزوں کے خلاف رد عمل پیدا ہو رہے ہیں اور یہ رد عمل بڑھتے چلے جائیں گے اور نفرتوں کے جو بیج بوئے جا رہے ہیں ان سے نفرتوں کی کھیتی ضرور پکے گی اور کل عالم کا انسان جو پہلے ہی بیچارہ مصیبتوں میں مبتلا ہے مزید مصیبتوں میں مبتلا کیا جائے گا یہاں تک کہ یہ طرز عمل جو آج دنیا میں اختیار کیا جا رہا ہے۔ اگر ثابت شدہ ہو کہ یہ ناانصافی پر مبنی ہے۔ حق اور انصاف پر مبنی نہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ اس کے نتیجہ میں دنیا کا امن برباد ہو گا۔ کس طرح ہو گا۔ آج ہو گا یا کل ہو گا۔ یہ باتیں تو ابھی ظاہر ہوں گی لیکن میں یہ ایک ایسا قانون بتا رہا ہوں جو سنت اللہ ہے کیونکہ عدل کے بغیر دنیا میں انصاف قائم نہیں ہو سکتا۔ یہ خدا کی سنت ہے جو ہمیشہ سے چلی آ رہی ہے۔ کوئی نہیں ہے جو اس سنت کو تبدیل کر سکے۔ زہر کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ نفرتوں کے بیج بوئے جا رہے ہیں۔ جاپان میں ابھی رد عمل پیدا ہو رہے ہیں۔ جرمنی میں بھی رد عمل پیدا ہو رہے ہیں۔ دوسرے ممالک میں بھی رد عمل پیدا ہو رہے ہیں۔ نئی نسلوں کے دلوں سے آواز اٹھ رہی ہے کہ جو کچھ ہو رہا ہے یہ درست نہیں ہے۔ ان کا پروپیگنڈا میڈیا (Media) چاہے اپنی طاقت کی وجہ سے غالب آ چکا ہو اور کمزور آوازوں کو اٹھ کر باہر نکلنے کی اور سنائی دینے کی اجازت نہ ہو لیکن دلوں میں تو یہ آوازیں پیدا ہو رہی ہیں اور پھر حالات بدل جاتے ہیں۔ یہ حالات ایسے ہی نہیں رہا کرتے۔

قانون قدرت کے خلاف ایک اور بات یہ ہے کہ دنیا میں ایک طاقت کا نقطہ اکیلا نہیں رہ سکتا۔ یہ انسانی فطرت کے خلاف ہے۔ یہ سائنسی قوانین کے خلاف بات ہے۔ ان لوگوں کو یہ کیسے سمجھایا جائے جو دنیا کی عقل و دانش کی بلندیوں پر کھڑے باقی دنیا کو بیوقوف اور ذلیل سمجھتے ہوئے دیکھ رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں کہ ہم تو عقل و دانش اور علم کی بلندیوں سے بات کر رہے ہیں۔ دنیا کو کیا پتہ عقل کیا ہوتی ہے اور ان کو اتنا بھی نہیں پتہ کہ Polarization (پولرائزیشن) کا جو اصول ہے وہ ایک دائمی اصول ہے اس کو کوئی توڑ نہیں سکتا۔ کوئی کاٹ نہیں سکتا۔ اگر امریکہ نیکی کا پول (Pole) قائم کرتا۔ انصاف کا پول قائم کرتا۔ محبتیں پھیلانے کا Pole قائم کرتا۔ بھوکوں کے پیٹ بھرنے کا اور حقیقت میں غریب انسانیت کی مدد کا Pole قائم کرتا تو اس پول کے مقابل پر لازماً ایسا ہی ایک پول قائم ہو جاتا اور پھر ایک دوسرے سے مسابقت یعنی نیکیوں میں ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی مسابقت کا ایک دور چل پڑتا۔ ایک طرف امریکہ دنیا کو جیتنے کے لئے نیکیاں کر رہا ہوتا۔ ایک طرف ایک پول جاپان میں پیدا ہو جاتا اور وہ کوشش کرتا۔ پول سے بجلی کا وہ مرکزی نقطہ مراد ہے جو اپنے ارد گرد کھینچتا بھی ہے اور اپنے سے بعض طاقتوں کو دفع بھی کرتا ہے تو نیکی کے پول سے مراد یہ ہے کہ اگر ایسا پول ایک طرف قائم ہو تو مد مقابل ایک پول ضرور بنے گا خواہ اس کا مرکز یورپ بنتا خواہ اس کا مرکز جاپان بنتا یا چین بنتا۔ ایسا پول بننا لازم تھا۔ اب ہم کیا دیکھ رہے ہیں۔ نفرتوں کے نتیجہ میں ایک نفرت کا پول دنیا میں دوسری طرف ضرور ظاہر ہو گا اور وہ پول امریکہ کی نفرت کا پول ہو گا۔ اس کی بنیادیں جاپان میں ڈالی جا چکی ہیں۔ اس کی بنیادیں چین میں قائم کر دی گئی ہیں۔ درمیانی دنیا کے ملکوں میں بھی یہ نفرت دن بدن بڑھتی چلی جا رہی ہے۔ یورپ میں بھی اس کی بنیادیں ڈالی جا چکی ہیں۔ یورپ میں بالغ نظر سیاستدانوں کی ایک کھیپ ہے جو سمجھ رہی ہے کہ امریکہ کی اس قسم کی بالادستی دنیا تسلیم نہیں کر سکتی کہ عدل کا خون کر کے امریکہ کے نام کا غلبہ دنیا پر ہو۔ اس وقت صرف مسلمانوں پر ظلم ہو رہا ہے کل دوسروں پر بھی ہو سکتا ہے اور ہو گا (۔) اس لئے نیکیوں میں آگے بڑھنے کا پول قائم کرو۔ اگر ایسا کرو گے تو دنیا میں جگہ جگہ تمہارے مقابلے' تمہاری رقابت کی خاطر ہی لوگ نیکیوں میں آگے بڑھنا شروع کر دیں گے لیکن آج جو پول قائم ہوا ہے یہ نفرتوں کا پول ہے یہ ظلموں کا پول ہے۔ انصاف کا خون کرنے کا پول ہے۔ ایسا پول اب جگہ جگہ بننے کی کوشش کرے گا۔ نفرتیں کمزور ملکوں میں سینوں میں گھس گھولیں گی اور بے چینی پیدا کر دیں گی اور جب کبھی پھر عالمی جنگ آئی اس وقت یہ نفرتیں ضرور سر باہر نکالیں گی اور اس وقت امریکہ کو محسوس ہو گا کہ ہم نے آئندہ مستقبل کے لئے کیا آگے بھیجا تھا۔ جاپان میں تو ابھی سے جیسا کہ میں نے بتایا ہے ایک رو چل پڑی ہے۔ اسی طرح خطرہ ہے۔ خطرہ کیا؟ مجھے تو دکھائی دے رہا ہے کہ روس میں بھی ضرور ایسا ہو گا۔ روس کے لئے میں خصوصیت سے دعا کی تحریک کرنا چاہتا ہوں۔ جب ہم روس کہتے ہیں تو ہماری مراد یو۔ ایس۔ ایس۔ آر کی تمام مشترکہ ریاستیں یعنی وہ علاقہ جس میں یہ ریاستیں شامل تھیں یا ان میں سے کچھ کٹ چکی ہیں لیکن کبھی روس سے وابستہ تھیں۔ اس سارے علاقہ کو اردو میں روس ہی کہا جاتا ہے اور بہت سی دوسری قوموں میں بھی یو ایس ایس آر کو روس کے نام سے جانا جاتا ہے۔ بائیبل میں بھی روس کا ہی محاورہ ہے جو دراصل ان ساری قوموں کی اجتماعی طاقت کے لئے استعمال ہوا تھا۔

(خطبہ فرمودہ 15 جنوری 1993ء)

○○○

ایک اچھی بات

جو جو اخلاق فاضلہ خدا میں ہیں اور صفات ہیں ان کی حتی المقدور اتباع کریں۔ اور اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کے رنگ میں رنگین کرنے کی کوشش کریں مثلاً خدا تعالیٰ میں عفو ہے آپ بھی عفو کریں۔ رحم ہے۔ حلم ہے۔ کرم ہے۔ آپ بھی رحم کریں۔ حلم کریں۔ لوگوں سے کرم کریں۔

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع فرماتے ہیں:۔

واقفین نو کی تربیت میں والدین دل کی حسرتیں پوری کریں اور تقویٰ سے سجا کر خدا کے حضور پیش کریں۔

قربانیاں تحفوں کا رنگ رکھتی ہیں اور ان کے ساتھ سجاوٹ ضروری ہے آپ نے دیکھا ہو گا بعض لوگ مینڈھوں اور بکروں کو بھی خوب سجاتے ہیں اور بعض تو ان کو زیور پہنا کر پھر قربان گاہوں کی طرف لے جاتے ہیں۔ پھولوں کے ہار پہناتے ہیں اور کئی قسم کی سجاوٹیں کرتے ہیں انسانی قربانی کی سجاوٹیں اور طرح کی ہوتی ہیں۔ انسانی زندگی کی سجاوٹ تقویٰ سے ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے پیار اور اس کی محبت کے نتیجہ میں انسانی روح میں بن ٹھن کر پیدا ہوا کرتی ہے بس پیشتر اس کے کہ یہ بچے اتنے بڑے ہوں کہ جماعت کے سپرد کئے جائیں ان ماں باپ کی بہت ذمہ داری ہے کہ وہ ان قربانیوں کو اس طرح تیار کریں کہ ان کے دل کی حسرتیں پوری ہوں جس شان کے ساتھ وہ خدا کے حضور ایک غیر معمولی تحفہ پیش کرنے کی تمنا رکھتے ہیں وہ تمنائیں پوری ہوں۔

(وکالت وقف نو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم قاضی عبدالحمید صاحب

محترم قاضی عبدالحمید صاحب ایک عرصہ تک ہفتہ وار سن رائز کے ایڈیٹر رہے۔ یہ رسالہ پہلے قادیان سے شائع ہوتا تھا پھر 1932ء میں لاہور منتقل کر دیا گیا۔ 1928ء سے 1932ء تک اس کے ایڈیٹر ملک غلام فرید صاحب تھے۔ قاضی عبدالحمید صاحب کے متعلق ڈاکٹر قاضی منور احمد صاحب اپنی کتاب کرم الٰہی میں لکھتے ہیں کہ ان کی ولادت گیارہ فروری 1899ء کو ہوئی اور وفات 19 اکتوبر 1975ء کو۔ قاضی عبدالحمید صاحب کا شمار اپنے سکول کے لائق اور ذہین ترین طلباء میں ہوتا تھا۔ کلاس میں ہمیشہ اول آتے انہوں نے چوتھی جماعت سے بی۔ اے۔ آنرز اور وکالت کے امتحان تک سکالرشپ حاصل کی۔ یوں تو نصاب کے تمام مضامین پر ان کی گرفت ہوتی لیکن بامحاورہ اچھی انگریزی لکھنے کی خاص مہارت تھی۔ حضرت (امام جماعت الثانی) نے تربیتی اور تبلیغی ضروریات کے پیش نظر ایک پندرہ روزہ انگریزی میگزین جاری فرمایا۔ اور اس کا نام "سن رائز" رکھا۔ یہ میگزین 1926ء میں جاری ہوا۔

1928ء سے 1932ء تک اس کے ایڈیٹر ملک غلام فرید صاحب تھے۔ 1932ء میں یہ میگزین قادیان سے جب لاہور منتقل کر دیا گیا تو اس کے ایڈیٹر قاضی عبدالحمید صاحب ہی مقرر ہوئے۔ اور یہ عہدہ انہوں نے سالہا سال نہایت خوش اسلوبی سے نبھایا۔ جہاں جہاں ہمارے مشن ہاؤس قائم ہوئے تھے۔ وہاں یہ رسالہ باقاعدگی سے پہنچتا۔ علمی، ادبی اور اصلاحی لحاظ سے سن رائز اپنے زمانہ کے اہم اور مقبول رسالوں میں سے تھا۔ خدمت دین کا اتنا جذبہ تھا کہ حضرت امام جماعت الثانی کی اجازت سے سن رائز میں خبریں چھپنے لگیں تو ساری ساری رات پریس میں گزار دیتے۔ اردو اور انگریزی ادب کے آپ بہت دلدادہ تھے۔ علامہ اقبال کے اشعار شکسپیئر، کیٹس، بائرن، اور شیلے کی نظمیں انہیں بہت پسندیدہ تھیں۔ اپنی گفتگو میں اکثر ان کو کوٹ (Quote) کرتے۔

قاضی عبدالحمید صاحب نے سلسلہ کی بہت سی کتب کا انگریزی میں ترجمہ بھی کیا۔ چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کی انگریزی میں ترجمہ کی ہوئی کتاب احمدیت حقیقی (-) کو بھی ایڈٹ قاضی صاحب نے ہی کیا تھا۔ سلسلہ کی طرف سے جو بھی تحریک آتی اس میں بھرپور تعاون کرتے۔ 1930ء میں انہوں نے اپنی خدمات کشمیر کمیٹی کے سپرد کر دیں۔ اور مجاہدین کشمیر جو جنگ آزادی کے لئے جدوجہد کر رہے تھے۔ ان کے مقدمات کی پیروی کافی عرصہ تک بغیر کسی معاوضے کے کی۔ محترمہ سعیدہ اصغر صاحبہ بنت قاضی عبدالحمید صاحب اپنے مضمون میں تحریر فرماتی ہیں (یہ مضمون الفضل 3 فروری 1979ء میں شائع ہوا تھا)

حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے فرمایا تھا کہ شہادت کا ابتدائی درجہ خدا کی راہ میں استقلال دکھانا اور ثابت قدم رہنا ہے۔ ہم نے اباجی کی زندگی کو ایک جہاد اور مستقل جدوجہد پایا۔ کئی مصائب میں سے گزرے مگر ثابت قدمی اور استقلال کا دامن آپ سے نہ چھوٹا۔ اور اپنے قول و فعل میں باہمی مطابقت کا ثبوت دیا۔

نہ کوئی مسرت آپ کو آپے سے باہر کرپاتی اور نہ ہی کسی قسم کا کوئی غم اور دکھ آپ کے ایمان اور عزم کو دھیما کرتا۔ اباجی بے انتہا صابر تھے اور کہا کرتے تھے کہ صبر پیچھے ہٹنے کا نام نہیں بلکہ قانون کے دائرے کے اندر رہ کر اپنے نقطہ نظر کے لئے جدوجہد کرنے کا نام ہے۔ انہوں نے اپنے صبر واستقلال۔ راست روی اور اصول پرستی سے تمام حوصلہ شکن حالات اور مشکلات پر قابو پالیا۔ اور ان کامیابیوں کو حاصل کر لیا۔

(حضرت امام جماعت الثانی) نے جب جلسہ سالانہ سلور جوبلی قادیان میں اباجی کی محنت اور کام کی تعریف کی تو انہوں نے شرم سے سر جھکا لیا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے فرمان کے عین مطابق کہ صاحب ایمان کسی کامیابی پر جو اس کو دی جاتی ہے شرمندہ ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد کرتا ہے۔ خود بہت صابر شاکر تھے۔ لیکن دوسروں کی مدد کرنا کار ثواب سمجھتے۔ اور بہت خوشی محسوس کرتے۔ سلسلہ کے ایک دوست عبدالمجید راؤ جو کبھی کبھار سن رائز میں لکھتے بہت قابل تھے۔ مگر مفلسی کا شکار تھے۔ اباجی نے حضرت امام جماعت الثانی سے درخواست کر کے ان کے لئے وظیفہ مقرر کروایا تھا۔

مجلس مشاورت میں شرکت کرنے کا جوانی میں ہی بے حد شوق تھا۔ چنانچہ شرکت کی شرائط کو پورا کرنے کے لئے نوعمری ہی میں داڑھی رکھ لی اور باقاعدگی سے مجلس مشاورت میں شرکت کرتے رہے۔ پارٹیشن سے پہلے (غالباً 1944ء) میں کسی مجلس مشاورت میں طے پایا کہ امام وقت کے گذارہ کے لئے اخراجات کو بند کرنے کا مجلس مشاورت کو حق نہ ہوگا۔ اباجی نے اس وقت برجستہ مشورہ دیا کہ مجلس کو اخراجات کم کرنے کا حق بھی نہ ہوگا۔ چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے آپ کے مشورے کی بہت تعریف کی۔

میں جس کالج میں پڑھاتی تھی اس کی ایک سالانہ تقریب پر ملک کے بہت بڑے قانون دان صدارت کے لئے تشریف لائے میں نے ان سے اپنے اباجی کا ذکر کیا کہنے لگے وہ تو بہت عظیم انسان ہیں میں نے اس واقعہ کا ذکر اباجی سے کیا بہت انکساری سے کہنے لگے کہ عظیم تو اللہ تعالیٰ کی ذات ہے۔ میں تو اس کا ایک عاجز بندہ ہوں۔

اباجی نے خاندان کی نیک پاکیزہ اور سادہ روایات کو قائم رکھتے ہوئے ہمارے لئے اعلیٰ مثال قائم کی اور ہمیں ان روایات کو زندہ رکھنے اور ہمیں ان راستوں پر چلنے کی تلقین فرمائی۔

پی۔ ایل۔ ڈی (Pakistan Legal Decisions) ایسا

باقی کالم 4 پر

رشید احمد طیب

ممنونِ احسان

یوں تو ہر صاحب ایمان شخص اپنے محسن کے احسان کو یاد بھی رکھتا ہے اور اس کے لئے دعا بھی کرتا ہے۔ لیکن ادارہ الفضل نے یہ سلسلہ شروع کر کے میں سمجھتا ہوں کہ یہ موقع دیا ہے کہ ہم سب اپنے بھائیوں اور محسنوں کے لئے دعاؤں میں ان کا ساتھ دیں۔ اس سلسلہ میں خاکسار اپنے اور اپنی والدہ کے ساتھ پیش آنے والے ایک واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہے۔ اور یہ واقعہ مجھے میری والدہ محترمہ اور ماموں (چوہدری لئیق احمد صاحب ایڈووکیٹ) کی زبانی معلوم ہوا۔ اس وقت میری عمر قریباً چھ ماہ تھی۔ اور میری طبیعت سخت خراب ہو گئی۔ یہ 1971ء دسمبر کا واقعہ ہے جبکہ پاک بھارت جنگ کی چنگاریاں ابھی پوری طرح بجھی نہ تھیں۔ اور سرحدوں پر سخت کشیدگی کی سی کیفیت تھی۔

ہم اس وقت محمد آباد سٹیٹ سندھ میں مقیم تھے۔ میری والدہ اور ماموں جان مجھے میرپور خاص ڈاکٹر کے پاس لیکر آئے۔ واپسی پر بذریعہ ٹرین شام کے وقت روانہ ہوئے۔ ٹرین پتھورو سٹیشن پر آکر بدلنی تھی۔ کیونکہ اس ٹرین نے سیدھا کھوکھراپار جانا تھا۔ لیکن رات کی سردی اور دن کی تھکان کی وجہ سے غالباً امی جان اور ماموں جان دونوں کی آنکھ لگ گئی اور ہم "پتھورو" میں ٹرین نہ بدل سکے۔ سٹیشن گزرنے پر گارڈ نے آکر کہا کہ اب آپ صبح ہی کھوکھراپار سے واپس آسکتے ہیں۔ کیونکہ صرف یہی ٹرین ہے جس نے اب صبح واپس آنا ہے۔

رات کوئی بارہ ایک بجے کے قریب گاڑی کھوکھراپار پہنچی۔ سٹیشن پر سخت فوجی پہرہ تھا۔ اور رات کے سناٹے میں کبھی بارڈر کے اس پار کبھی اس پار دھماکوں کی آواز وقفہ وقفہ سے لرزہ طاری کر رہی تھی۔ امی جان اور ماموں جان کو پریشانی تو بہت ہوئی۔ لیکن ماموں کا بیان ہے کہ (جنکی عمر اس وقت چودہ سال تھی) امی جان کے چہرے پر ذرہ بھی پریشانی یا خوف کے آثار نہ تھے۔ اور مسلسل دعائیں کر رہی تھیں۔ اور ماموں سے کہا کہ باہر کسی فوجی افسر سے بات کرو۔ چنانچہ ماموں نے جا کر ایک فوجی کو دیکھا جو اپنے لباس اور حلیہ وغیرہ سے انہیں افسر ہی لگا۔ اور اسے ساری بات بتائی۔ اس فوجی نے آکر امی جان سے کہا کہ بہن آپ بالکل فکر نہ کریں۔ میں گاڑی کا فرسٹ کلاس کا ڈبہ آپکو کھلوا دیتا ہوں۔ آپ اس میں لائٹیں وغیرہ بند کر کے تسلی سے آرام کریں ہمارے آدمی گاڑی پر ہی پہرہ دے رہے ہیں۔ اور اس نے ایک بڑا سا گرم کمبل بھی لا کر دیا۔ اور گرم دودھ بھی کہ بچے کو پلائیں۔

ماموں جان تو ابھی نوجوانی کی عمر میں تھے۔ اور دن بھر کے تھکے ہوئے بھی تو وہ تو جلد ہی سو گئے۔ اور امی جان نے ساری رات نوافل پڑھتے اور دعاؤں میں گذاری۔ صبح اس افسر نے ہی ہمیں ناشتہ کروایا۔ اور ہم واپس اگلے دن اپنے گھر پہنچے۔

یہ واقعہ میری امی جان نے کئی بار مجھے بتایا۔ اور اکثر فرمایا کرتیں کہ اس فوجی کے لئے میرے دل سے ابھی بھی بہت دعا نکلتی ہے۔

اللہ تعالیٰ ایسے نیک دل اور شریف الطبع لوگوں کو احسن رنگ میں جزاء دے۔ اور ہماری جماعت اور ملک میں زیادہ سے زیادہ ایسی صفات کے حامل وجود پیدا فرمائے۔ آمین۔

بقیہ کالم 2

رسالہ ہے جس کا ہر قانون دان کے لئے پڑھنا اور اپنے دفتر میں رکھنا ایک لازمی امر ہے۔ اس رسالہ کے اباجی سالہا سال ایڈیٹر رہے۔ اور پی۔ ایل۔ ڈی کی خوش قسمتی تھی کہ ان کو 1949ء سے 1975ء تک قاضی عبدالحمید صاحب کی لیاقت ذہانت اور کردار والا ایسا ممتاز ایڈیٹر ملا جسکی لگن اور محنت نے اس رسالے کو شہرت کی بلندیوں تک پہنچا دیا۔ پی۔ ایل۔ ڈی کے پبلشر جناب سعید نے قاضی صاحب کی وفات پر رسالہ میں تعزیت چھاپی (کتاب میں تعزیت کا انگریزی متن دیا گیا ہے) ایک قانون دان کی حیثیت سے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی کتب کے مترجم کی حیثیت سے آپ ہزاروں پڑھنے والوں کے دلوں میں ہمیشہ زندہ رہیں گے۔ (اللہ نے چاہا تو)

قاضی عبدالحمید صاحب کا کردار اور مرتبہ قاضی فیملی میں ایک منفرد حیثیت رکھتا ہے۔ جس کا اعتراف ڈاکٹر قاضی محمد منیر صاحب نے ان الفاظ میں کیا ہے۔

قاضی عبدالحمید صاحب کی شخصیت میں پورے خاندان کی خوبیاں سمیٹ کر سمو دی گئی تھیں۔ آپ صبر و رضا ایثار و قربانی اخلاقی بلندی اور خدمت خلق کا مجسمہ تھے۔ آپ نے دعوت الی اللہ اور علمی میدان میں خدمت بجالانے کو اپنا شعار بنایا ہوا تھا۔

(سن رائز کے ایڈیٹر کی حیثیت میں آپ کے بعد مکرم بشیر احمد خان صاحب نے دو تین سال تک ادارت کی اور جب خاکسار 1950ء میں نائیجیریا سے چند ماہ کی رخصت پر ربوہ آیا تو سن رائز کی ادارت کی سعادت خاکسار کو نصیب ہوئی۔ 1950ء کے بعد غالباً اس پرچے کا کوئی شمارہ شائع نہیں ہو سکا)

(نسیم سیفی)

ooo

- دیانت اور امانت کے اعلیٰ مقام تک واقفین نو بچوں کو پہنچانا ضروری ہے۔
- بچپن سے واقفین نو کے مزاج میں شگفتگی پیدا کرنی چاہئے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یادرفتگان

امتہ المنان قمر اہلیہ میر غلام احمد نسیم صاحب

محترمہ سارہ بیگم

میری والدہ محترمہ سارہ بیگم صاحبہ 1898ء میں سیکھواں ضلع گورداسپور میں پیدا ہوئیں۔ آپ کے والد حضرت میاں جمال الدین صاحب سیکھوانی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے رفقاء میں سے تھے۔ آپ کے دادا حضرت میاں محمد صدیق صاحب وائیں کو بھی حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

بچپن میں ابتدائی تعلیم میری امی کا بچپن' تینوں سیکھوانی برادران کے زیر سایہ گزرا جو ایک ہی حویلی میں رہتے تھے۔ تینوں بھائیوں کو اللہ تعالیٰ نے روحانیت کا وہ اعلیٰ مقام عطا کیا ہوا تھا جو صرف خدا تعالیٰ سے پیار کرنے والوں کو ہی حاصل ہوتا ہے' سادہ غریبانہ زندگی' جس میں تصنع اور بناوٹ کا شائبہ تک نہ تھا' قناعت کی دولت سے مالا مال بہت ہی پرسکون اور مطمئن زندگی گزار رہے تھے۔ دیار حضرت بانی سلسلہ کی قربت ہی صرف ان کی زندگی کا مقصد تھا۔ ایک دفعہ حضرت مرزا سلطان احمد صاحب نے ان بھائیوں کو کہا کہ اگر آپ کہیں اور جا کر آباد ہو جائیں تو میں آپ کو چند زرعی زمین کے مربع الاٹ کرادوں گا' مگر ان درویشوں کو تو روحانی غذا مل رہی تھی' اور کسی چیز کی ضرورت ہی محسوس نہ ہوتی تھی۔ اس لئے انہوں نے اس پیش کش کو قبول نہ کیا۔

ان بزرگوں کی زندگی کا مقصد تو صرف اپنے امام کی زیارت' عبادات کی پابندی' ہر کسی کا بھلا چاہنا ان کی سرشت میں تھا۔ ہمارے نانا میاں جمال الدین صاحب حکیم بھی تھے' طب کا فیض ہر خاص و عام کے لئے جاری تھا' احمدیت کی برکت تھی کہ گاؤں والے آپ کا بہت ہی احترام کرتے' خانگی جھگڑوں کے تصفیے آپ سے کرواتے ہر کام میں آپ سے مشورہ لیتے۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا آپ تینوں بھائیوں کے متعلق ملفوظات جلد نہم صفحہ 355 میں ایک ارشاد میری نظر سے گزرا۔ فرمایا:۔

"بے شک وہ بہت موزوں ہیں۔ مخلص آدمی ہیں' ہمیشہ اپنی طاقت سے بڑھ کر خدمت کرتے ہیں۔ تینوں بھائی ایک ہی صفت کے ہیں۔ میں نہیں جانتا کہ کون ان میں سے دوسروں سے بڑھ کر ہے"

بچپن کا زمانہ ہی کسی بچے کی شخصیت اور کردار کو سنوارنے کا زمانہ ہوتا ہے' بغیر کسی مدرسے کی تعلیم کے صرف ان بزرگوں کے عملی نمونہ سے میری امی کی شخصیت میں ایک خاص قسم کا نکھار آ گیا تھا۔ جو عام لوگوں میں نہیں ہوتا' حقوق اللہ کی ادائیگی اور حقوق العباد کو اللہ تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق سے ادا کرنے کی کوشش' ان کی ساری عملی زندگی میں ہمیں نظر آتی ہے۔

شادی میرے ماموں حکیم محمد اسماعیل صاحب (رفیق حضرت بانی سلسلہ احمدیہ) سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ اول نے کسی مجلس میں اشارہ کر کے' فرمایا کہ کوئی ہے جو ان نئے احمدی ہونے والے شخص (مولوی چراغ دین صاحب) کو رشتہ دے" ارشاد کا سننا تھا کہ نانا جان نے اپنا دایاں ہاتھ اٹھایا اور کہا پیارے آقا میں آپ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے اپنی بیٹی سارہ بیگم کا رشتہ پیش کرتا ہوں۔ شادی کے وقت' میری امی کی عمر سولہ سال تھی اور والد صاحب کی عمر تیس سال تھی' ان کی پہلی بیوی فوت ہو چکی تھی اور اس سے دو بچے بھی تھے۔ میری امی کو اللہ تعالیٰ نے حسن صورت کے ساتھ ساتھ حسن سیرت سے بھی نوازا تھا۔ لوگ اس رشتہ کے بے جوڑ ہونے کا اکثر تذکرہ کرتے' مگر آپ کے کردار کی پختگی اور ایمان کی طاقت کے سامنے کسی کی بات کا کبھی بھی ان پر اثر نہ ہوا۔ اور انہوں نے بہت عمدگی سے آخر دم تک اس رشتہ کو نبھایا۔

سیرت کے چند پہلو احکام دین حق کی سختی سے پابندی کرتیں۔ اور فجر سے قبل فرض عبادت کی ادائیگی کے علاوہ فجر سے قبل کی نفلی عبادت میں بکثرت دعائیں کرنا ان کا معمول تھا۔ کلام الٰہی کی تلاوت بھی باقاعدگی سے کرتیں۔ دینی کاموں کو کرتے ہوئے بہت خوشی محسوس کرتیں سلسلہ کے کام خود بھی کرتیں اور اپنی اولاد کو بھی کرنے کی تلقین کرتیں۔ محلہ دارالرحمت قادیان میں سیکرٹری مال' ربوہ میں اپنے حلقہ کی صدر رہیں' جلسہ سالانہ کے دنوں میں کھانا تقسیم کرنے کی ڈیوٹی بھی ادا کرتی رہیں۔ لوائے احمدیت کے لئے سوت کاتنے کا بھی ان کو شرف حاصل ہوا۔

مہمان نوازی آپ بہت مہمان نواز تھیں جو بھی رشتہ دار یا تعلق رکھنے والا آتا ان کی دل کھول کر مہمان نوازی کرتیں۔ علاوہ روزمرہ کی مہمان نوازی کے محترم مولانا جلال الدین صاحب شمس اور محترم مولانا قمرالدین صاحب (جو امی کے چچازاد بھائی تھے) ان کے پاس دو سال رہے اس طرح آپ کو ان کی خدمت کرنے کا موقعہ ہاتھ آیا۔

ایک دفعہ حضرت امام جماعت الثانی ڈلہوزی سے واپسی پر ہمارے گھر (گورداسپور میں) تشریف لائے' امی نے کھانا تیار کیا' پیش کرنے میں کچھ گھبراہٹ محسوس کر رہی تھیں' حضرت صاحب کو جب علم ہوا تو فرمایا "اگر کھانا تیار ہے تو لاتے کیوں نہیں"۔

تعلیم و تربیت اپنی اولاد کو تعلیم دلانے کا بہت شوق تھا۔ ان کی ہمیشہ یہی دعا ہوتی کہ ان کے بچے تعلیم حاصل کر کے دین کی خدمت کریں' انہی کی دعاؤں اور کوشش کا ثمر ہے کہ ان کی اولاد کو اللہ تعالیٰ نے علم کے نور سے وافر حصہ عطا

باقی صفحہ 6 پر

ملک رفیق احمد۔ ربوہ

انسانیت زندہ باد کے حسین نظارے

خدا کی قدرتوں کے حسین نظارے ہمارے اردگرد ہر طرف پھیلے ہوئے ہیں اور ان نظاروں میں سے بہت ہی خوبصورت نظارے خود انسان کی انسانیت کے مناظر ہیں۔ ہر انسان میں جہاں کمزوریاں ہیں وہاں خوبیاں بھی ہیں۔ جہاں پھولوں کے ساتھ کانٹے ہیں وہاں ہی کانٹوں کے ساتھ ہمیں پھول نظر آئیں گے۔ جہاں ہمیں کمزوریاں نظر آئیں ہو سکتا ہے ان کمزوریوں کا وجود تک نہ ہو اور محض ہماری نظر کی کمزوری ہو اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جہاں عیوب نظر آ رہے ہیں وہاں ہی اتنی کثرت سے خوبیاں موجود ہوں کہ ان کی طرف دیکھنے کے بعد کمزوریاں اور عیوب کالعدم نظر آئیں۔

ہمیں ان دنوں سیر و سیاحت کا کچھ زیادہ ہی شوق ہو گیا ہے۔ گزشتہ ہفتے یہاں سے سلانوالی پہنچے تو معلوم ہوا کہ چک منگلا جانے کے لئے اب محض سوزوکیوں پر ہی سفر ہو سکتا ہے۔ ایک سوزوکی سامنے دیکھی لیکن اس میں بیٹھنے کی تو کیا کھڑے ہونے کی بھی جگہ نہ تھی۔ دوسری سوزوکی پہنچی اور دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ وہ کسی اور جگہ جا رہی ہے۔ تھوڑی دیر گزری تھی کہ ایک پروفیسر صاحب ہمارے پاس آ کھڑے ہوئے اور علمی گفتگو ہونے لگی وہ گفتگو سے بہت خوش ہوئے اور مجھ سے دریافت کیا کہ میں کہاں جانا چاہتا ہوں۔ چک منگلا کا نام سننے پر انہوں نے فوری طور پر سوزوکی کے مالک کے متعلق بتایا کہ وہ ان کا دوست ہے۔ اس سے انہوں نے ہی بات کی اور اس کا مالک خود ہی میرا بیگ اٹھا کر لے گیا اور مجھے اپنے ساتھ بٹھا لیا۔ ہمیں اس بات کا اب یقین ہو گیا ہے کہ جب ہم نیک نیتی سے ہر اس کام کو کرنے کا تہیہ کر لیتے ہیں جو ہمارے سپرد ہو اور کسی کام کو بھی غیر اہم نہیں سمجھتے تو خدا خود آسانیاں پیدا کرتا چلا جاتا ہے۔

چک منگلا میں ایک بزرگ تھے جو احمدی نہیں تھے ان کا نام پیر منور دین تھا وہ بہت سچ بولنے کی عادت رکھنے والے تھے ان کی باتوں نے ان کے ماننے والے مریدوں کو بہت فائدہ پہنچایا۔ اور یہ وہ چک ہے جہاں کے رہنے والے بہت سے بزرگ ہیں یہاں ہی مکرم عبداللہ صاحب منگلا سے بہت دلچسپ گفتگو ہوتی رہی جو ہمارے دوست مکرم محمد اسلم منگلا جو شاد بھی کہلاتے ہیں ان کے بھائی ہیں۔ بہرحال ہمیں یہ معلوم ہوا کہ منگلا ایک قوم ہے اور ان کی اکثریت کی وجہ سے یہ چک منگلا کہلاتا ہے۔ جہلم کے قریب بھی منگلا ڈیم ہے شاید یہ بھی وہاں کے کسی منگلا نامی گاؤں کی وجہ سے یا قوم کی وجہ سے ہو اور ہمیں یہ بات سمجھ میں آئی کہ اگر کسی کے نام کے ساتھ منگلا ہے تو ضروری نہیں کہ وہ چک منگلا کا ہو بلکہ ہو سکتا ہے کہ وہ صرف منگلا قوم سے تعلق رکھتا ہے اور وہ کمالیہ یا کسی اور جگہ سے تعلق رکھنے والا ہو۔ یہاں کے رہنے والے بہت خوش اخلاق اور آنے والے مہمانوں کی بہت عزت و احترام سے مہمان نوازی کرنے والے ہیں۔

چک منگلا سے شام کے وقت ہم نے بھلوال جانے کے لئے ارادہ کیا اور دربار کے قریب پہنچے تو انتہائی تشویش اور پریشانی تھی کہ اس سڑک پر سوائے لوکل سوزوکیوں کے اور کوئی ذریعہ سفر نہیں لیکن تھوڑی دیر بعد جب سوزوکی آئی جس کے اندر باہر آدمی کھچا کھچ بھرے ہوئے تھے اور ہم تھوڑا بہت مایوس ہونے لگے کہ اب کیا ہو گا کہ اچانک جب سوزوکی ہمارے پاس آ کھڑی ہوئی تو اگلا دروازہ کھلا اور اس میں سے مکرم رانا اکرام اللہ صاحب مربی سلسلہ نکلے جو چک 2TDA خوشاب کے ہیں اور انہوں نے حکم دیا کہ ہم ان کی سیٹ پر آگے بیٹھ جائیں اور وہ گاڑی کے پیٹ میں کوئی جگہ بنا لیں گے۔ اس وقت ہمیں اس گائے کا قصہ یاد آ گیا جس کے متعلق کہتے ہیں کہ کسی جنگل میں کوئی گائے رہتی تھی جو بہت ہرا بھرا تھا اور گائے کے لئے وافر خوراک تھی۔ گائے جب صبح اٹھتی اور باہر جا کر ہرا بھرا گھاس دیکھتی تو پیٹ بھر کر کھاتی اور شام کو خوب موٹی تازی ہو کر گھر کو لوٹتی لیکن ساری رات سوچتی رہتی کہ معلوم نہیں کل صبح مناسب اور بہترین گھاس ملے گا یا نہیں اور صبح تک اسی سوچ کی وجہ سے پتلی اور کمزور ہو جاتی لیکن صبح جب جنگل میں جاتی تو پھر اسے خوراک بہت بہترین ملتی۔ وہاں کسی دشمن شیر بھیڑیئے کا ڈر نہ ہوتا اور اسی طرح اس کی زندگی گزر کر مکمل ہو گئی۔ ہم تو جب بھی صبح زندہ ہوتے ہیں تو ہمیں یہ تو یقین ہوتا ہے کہ آج ہمارا رازق پہلے سے بڑھ کر ہمیں رزق دے گا لیکن ہم ان سوچوں میں ضرور ہوتے ہیں کہ وہ کس راہ سے دے گا لیکن اس رازق کے رزق دینے کے راہ نرالے ہیں۔

بھلوال سے براستہ کوٹ مومن اور بھابڑا ہمارا سفر آخر ہمیں اور حماں لے گیا۔ اور حماں میں ہمیں کثیر تعداد میں دوست ملے۔ ہمیں اس بات سے خوشی ہوئی کہ یہ گاؤں ہمارے دوست اور کلاس فیلو مکرم اللہ بخش صاحب صادق کا گاؤں ہے یہاں ہی ایک نوجوان عزیزم طارق احمد سے ملاقات ہوئی جو جامعہ کے سٹوڈنٹ ہیں یہ ہمیں پانچ میل دور سائیکل پر ایک گاؤں میٹرے لے گئے۔ یہ علاقہ دیکھنے سے اس بات سے بہت پریشانی ہوئی کہ بارشیں نہ ہونے کی وجہ سے اور خشک سردی کے سبب کماد کی فصلیں اور سرسبز شاداب کھیت اب خشک ہو رہے ہیں۔ گرمیاں ہوتیں اور پینے کے پانی کی کمی ہو جاتی تو پانی مانگنے کے لئے کھلے میدانوں میں جا کر پانی نازل کرنے والے خدا سے پانی مانگنے کی سبیل کی جاتی لیکن جبکہ ابھی پینے کے پانی کی کمی نہیں ہوئی اس لئے زمیندار طبقہ کو تو بہرحال خصوصی طور پر عاجزی سے خدا کو اپنا رازق یقین کرتے ہوئے زیادہ جھکنے کی ضرورت ہے تا وہ پانی نازل کرے اور غیر زمیندار طبقہ خشک سردی کے مضرات سے بچنے کے لئے اس شافی کے سامنے جھکے جو جب آسمان

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

بھارت کے دفاعی بجٹ میں اضافہ

بھارت نے اپنے دفاعی اخراجات میں زبردست اضافے کا اعلان کیا ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق بھارتی وزیر خزانہ پی چدم برم نے کہا ہے کہ بھارت اپنے سالانہ دفاعی بجٹ میں 10۔ارب ڈالر خرچ کرے گا جو گزشتہ سال کے مقابلے میں 30 فیصد زیادہ ہیں۔ اطلاعات کے مطابق فوجی حلقوں میں پرانے ہتھیاروں کو تبدیل کرنے اور افسروں کی سطح پر ہزاروں آسامیوں کو پر کرنے کے لئے کافی شکایتیں کی جا رہی تھیں۔ ان کے ازالہ کے لئے بجٹ میں غیر معمولی اضافہ کیا گیا ہے۔

بھارت کا دفاعی بجٹ جب بڑھتا ہے تو اس کا ایک اثر پاکستان پر یہ ہوتا ہے کہ پاکستان میں بھی دفاعی بجٹ بڑھانے کی سوچ پیدا ہوتی ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ بھارت کا دفاعی بجٹ پاکستان کو سامنے رکھ کر اور پاکستان کا دفاعی بجٹ ہندوستان کو سامنے رکھ کر بنایا جاتا ہے۔ اس صورت حال میں دونوں ملکوں کے غریب عوام جو دفاع پر بھاری اخراجات کی وجہ سے غریب تر ہوتے جا رہے ہیں وہ ایک بار پھر ناداری کے چکر میں الجھ جاتے ہیں۔ دونوں ملکوں کی حکومتیں ایک دوسرے کی دشمنی کے اس شیطانی چکر میں بری طرح پھنسی رہتی ہیں اور کوئی بھی حکومت اس بارے میں جرات مندانہ فیصلے کرنے کی کوشش نہیں کرتی۔ نہ جانے یہ سلسلہ کب ختم ہوگا۔

دونوں ملکوں کے درمیان سب سے اہم مسئلہ کشمیر ہے جس پر تین جنگیں ہو چکی ہیں۔ اور اب تو کشمیر میں گڑبڑ کی وجہ سے دونوں ملکوں کے دفاعی اخراجات میں اور اضافہ ہو چکا ہے۔ دونوں ممالک اس مسئلے کو نظر انداز کر کے اپنے عوام کی مخالفت مول نہیں لے سکتے۔

○○○

سیکولر ترکی میں اسلام کی مداخلت

ترکی کے عظیم لیڈر مصطفےٰ کمال اتاترک نے اپنے دور حکومت میں ترکی کے بارے میں جو سیکولر پالیسی وضع کی تھی وہ اب مشکلات کا شکار ہو چکی ہے۔ کمال اتاترک کے دور سے ترکی میں اسلام شجر ممنوعہ تھا۔ لوگ تو مسلمان تھے لیکن سرکاری سطح پر اسلام کا نام نہیں لیا جاتا تھا۔ ترکی ایک لمبے عرصے تک خود کو اسلامی ملک قرار نہیں دیتا تھا اور اسلامی ملکوں کی کارروائیوں سے خود کو لاتعلق رکھتا تھا۔ ترکی میں اسلام سمیت کسی بھی مذہب کے پرچار یا اس کے مراکز کھولنے کی اجازت نہیں تھی۔ لیکن دنیا بھر میں اسلام کے بارے میں جو شدت پسندی کی لہر چل رہی ہے اس سے ترکی بھی متاثر ہوا ہے۔ چنانچہ پہلی بار ترکی میں ایک اسلام پسند پارٹی نے زیادہ ووٹ حاصل کئے اور ایک دوسری پارٹی کے ساتھ مل کر مخلوط قائم کی اور ترکی کی تاریخ میں پہلی بار ایک اسلام پسند شخص یعنی نجم الدین اربکان نے ترکی کے وزیر اعظم کی حیثیت سے حکومت سنبھال لی۔ اس حکومت نے اپنے اقتدار میں اسلامی پالیسیوں پر عمل شروع کیا جن میں ایران سے دوستی اور ملک میں اسلامی طرزِ عمل کا نفاذ بھی تھا۔

اس اسلام طرز زندگی کا ترکی میں شدید رد عمل بھی ہو رہا ہے۔ ترکی کی فوج اور صدر سلیمان ڈیمریل ترکی کے وزیر اعظم کی اسلامی پالیسیوں سے مطمئن نہیں ہیں۔ اور ملک میں اسلام اور سیکولر قوتوں میں کشیدگی بڑھ رہی ہے۔

ترکی کے صدر سلیمان ڈیمریل نے اس بات پر تشویش ظاہر کی ہے کہ اسلام پسندوں کی قیادت میں ترکی کی موجودہ حکومت سیکولر روایات سے دور ہٹ رہی ہے۔ وائس آف امریکہ کے مطابق صدر ڈیمریل نے وزیر اعظم نجم الدین اربکان کو اس بارے میں ایک خط لکھا ہے جس کی ایک نقل ملک کی مسلح افواج کے سربراہ کو بھیجی گئی ہے۔ اخباری اطلاعات کے مطابق صدر ڈیمریل نے کہا ہے کہ وہ مسلح افواج کے اس احساس سے اتفاق کرتے ہیں کہ حکومت ملک کو سیکولر جمہوریت کے راستے سے ہٹا رہی ہے۔ مسلح افواج نے حکومت کو خبردار کیا ہے کہ سرکاری نظام میں اسلام کے عمل دخل کو بڑھانے کی کوشش نہ کی جائے۔ ملک کی سیکیورٹی کونسل اس مسئلے پر غور کرنے والی ہے۔ اس دوران اپوزیشن کی بڑی پارٹی قدامت پسند مادر وطن پارٹی نے مطالبہ کیا ہے کہ فوجی انقلاب سے بچنے کے لئے ایک وسیع البنیاد مخلوط حکومت قائم کی جائے۔

ترکی میں جمہوریت کا فوج سے ٹکراؤ جاری رہا ہے۔ ماضی میں فوج نے ملکی امور میں کئی بار مداخلت کی۔ موجودہ صورت حال میں بھی یہ خطرہ محسوس کیا جا رہا ہے کہ ترکی کی فوج اسلامی طرز کو برداشت نہ کر پائے گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ اقتدار پر قبضہ کر لے۔ صدر ڈیمریل اس صورت حال سے پریشان ہیں اسی لئے انہوں نے مطالبہ کیا ہے کہ ان کو پاکستان کی طرز پر صدارتی اختیارات دیئے جائیں تاکہ وہ ملک کو مشکل سے نکالنے کے لئے اسمبلی توڑ سکیں۔ ترکی میں صدر کو اس وقت ایسا کوئی اختیار حاصل نہیں ہے۔

○○○

تاجکستان میں فوج اور باغیوں میں جھڑپیں

سوویت یونین کے ٹوٹنے کے بعد اس میں شامل کئی ریاستوں میں گڑبڑ چل رہی ہے۔ انہی میں سے ایک تاجکستان بھی ہے جو افغانستان کا ہمسایہ ہے۔ تاجکستان زیادہ تر مسلمان آبادی کا ملک ہے۔ یہاں پر باغی موجود حکومت کے خلاف نبرد آزما ہیں۔

تاجکستان کی حکومت نے کہا ہے کہ اس کی افواج نے عسکریت پسند لیڈر ریاکرام ساڈبروف کو جس نے اس مہینے سولہ افراد کو یرغمال بنا لیا تھا، شکست دے دی ہے۔ سرکاری فوج کے کمانڈر نے کہا ہے کہ عسکریت پسند گروہوں کو ان کے اڈے سے جو دارالحکومت دوشنبے سے 80 کلومیٹر مشرق میں تھا بھگا دیا گیا ہے۔ کمانڈر نے کہا ہے کہ اس کارروائی میں 46 عسکریت پسند ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس دوران تاجک حکومت اور عسکریت پسندوں کے درمیان چار سال سے جاری خانہ جنگی ختم کرانے کے لئے اقوام متحدہ کے زیر اہتمام مذاکرات شروع ہو گئے۔

○○○

امریکہ کی طرف سے 15 ممالک کو دھمکی

امریکہ نے کاپی رائٹ کے معاہدے کی خلاف ورزی کے الزام میں پاکستان سمیت 15 ملکوں پر تجارتی پابندیاں عائد کرنے کی دھمکی دے دی ہے۔ اس سلسلے میں امریکہ نے پاکستان کو فاکل واچ لسٹ میں شامل کر لیا ہے۔

تفصیلات کے مطابق امریکہ کی ایک ہزار سے زائد کمپنیوں کو یہ شکایت ہے کہ 50 ممالک میں امریکی ڈیزائن، فلموں، کتابوں، کمپیوٹر پروگرامنگ اور میوزک کی چربہ سازی کی جا رہی ہے۔ ان کمپنیوں کا موقف یہ ہے کہ ان ممالک کی چربہ سازی ان کے کاروبار کو سخت نقصان پہنچا رہی ہے۔ 1996ء کے دوران اس وجہ سے ان امریکی کمپنیوں کو 10۔ ارب 60 کروڑ ڈالر کا نقصان ہوا ہے۔ اس طرح یہ ممالک انٹرنیشنل انٹی لیکچوئل کاپی رائٹ کی خلاف ورزی کے مرتکب ہو رہے ہیں۔

امریکی حکومت نے ان شکایات کا سختی سے نوٹس لیا ہے۔ ان پچاس ممالک میں سے 15 ممالک کو واچ لسٹ میں شامل کر لیا گیا ہے ان میں آسٹریلیا، پولینڈ، رومانیہ، بھارت، ترکی، گوئٹے مالا، اومان، پاکستان، تھائی لینڈ، متحدہ عرب امارات، وینزویلا، چین، تائیوان اور جرمنی شامل ہیں۔ امریکی حکومت اس شکایت کے ازالے کے لئے ورلڈ ٹریڈ آرگنائزیشن سے رجوع کر رہی ہے۔

○○○

بقیہ صفحہ 5

گیا ہے اور دین کی خدمت کی بھی توفیق مل رہی ہے۔

میرے بڑے بھائی مولانا نور الدین صاحب منیر کو وائسرائے دہلی کے دفتر سے استعفیٰ دے کر زندگی وقف کرنے کی توفیق ملی۔ ان کو نائب ناظر دعوت الی اللہ، وکیل التعلیم اور بطور مربی مشرقی افریقہ میں خدمت کا موقعہ ملا، میری بڑی بہن امۃ الرشید شوکت صاحبہ کو لجنہ اماء اللہ کے مختلف عہدوں محلہ کی صدر، مجلس عاملہ کے مختلف شعبوں پر بطور سیکرٹری اور ایڈیٹر مصباح کے طور پر خدمت کا موقعہ ملا، آجکل بھی کینیڈا میں کلام الٰہی پڑھا رہی ہیں۔ میری امی اکثر انہیں کہا کرتیں کہ جاؤ تم جا کر لجنہ اماء اللہ کے کام کرو میں تمہارے بچے سنبھالتی ہوں ابا کی شادی بھی میری امی کی سلسلہ سے محبت اور خدا تعالیٰ پر کامل توکل کی ایک مثال ہے۔ شادی کے وقت حضرت ملک سیف الرحمان صاحب (جو بعد میں مفتی سلسلہ ہوئے) کو صرف پندرہ روپے ماہوار وظیفہ ملا کرتا تھا۔

اسی طرح میری بہن صالحہ نسیم صاحبہ اہلیہ چوہدری عبد القادر (جو مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ کے بھائی ہیں) کے رشتے کے وقت امی کی رضامندی اس رشتے کے لئے اسی وجہ سے زیادہ تھی کہ لڑکا عالم دین حضرت مولوی محمد اسماعیل صاحب کا بیٹا ہے۔

ان کی زندگی کے اور بھی بہت سے ایسے واقعات ہیں جن سے ان کا خدا تعالیٰ سے تعلق اور امام وقت کی اطاعت اور سلسلہ کی خدمت کا شوق ظاہر ہوتا ہے۔

ایک دفعہ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے خطبہ میں عورتوں کو زندگی وقف کرنے کی تحریک کی، امی تو خطبے کے فوراً بعد اپنے آپ کو وقف کرنے کے لئے حضرت ام داؤد صاحبہ کے پاس نام لکھوانے چلی گئیں۔

میری شادی کے بعد جب میرے میاں میر غلام احمد صاحب نسیم مربی سلسلہ کو بیرون ملک بھجوایا تو مجھے یہ سوچ کر خوشی ہوتی تھی کہ میری امی گو وہ اس وقت دنیا میں موجود نہ تھیں، لیکن ان کی روح کو یقیناً مسرت محسوس ہوئی ہوگی کہ ان کے داماد کو دین حق پہنچانے کا تقریباً گیارہ سال موقعہ ملا، مربی سلسلہ کی بڑی قدردان تھیں۔

مجھ کو بھی اللہ تعالیٰ نے جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے کسی نہ کسی رنگ میں خدمت کرنے کا موقعہ دیا ہے۔ علاوہ بچوں کی تدریس کے دو سال لجنہ مرکزیہ میں صحت جسمانی کی سیکرٹری رہی ہوں اور چالیس سال سے شعبہ صنعت و دستکاری کی نائب سیکرٹری ہوں، اسی طرح میری بڑی بیٹی ڈاکٹر امۃ الشکور اور اس کے میاں ڈاکٹر عبد الحفیظ کو نصرت جہاں کے تحت تنزانیہ میں خدمت کرنے کا موقعہ ملا ہے، اس سے قبل وہ چھ سال گیمبیا میں بھی کام کرتے رہے ہیں۔

میرے دونوں بیٹے ڈاکٹر میر شریف احمد اور ڈاکٹر میر مقبول احمد کو امریکہ میں سیکرٹری تحریک جدید، وقف جدید اور چھوٹے بیٹے کو ناظم اطفال کے طور پر خدمت کا موقعہ مل رہا ہے۔

چھوٹی بیٹی ڈاکٹر مہ جبیں لاہور میں اپنے حلقہ کی جنرل سیکرٹری کا کام کر رہی ہے۔

میرے بھائی حبیب احمد کو تیرہ سال افریقہ اور گیارہ سال جامعہ احمدیہ ربوہ میں تدریس کے شعبہ میں خدمت کا موقعہ ملا ہے۔

مختصر یہ کہ امی کی تربیت، کوشش، دعا، سبق آموز واقعات اور کہانیوں سے بچپن سے ہی ہم کو حصول علم کا شوق ہو گیا تھا۔ خدا تعالیٰ سے محبت، اچھے کاموں کی جزا اور ناپسندیدہ کاموں کی سزا کا تصور بھی بچپن سے ہی ہمارے ذہنوں میں نقش ہو گیا تھا۔ عبادت کی پابندی، خدمت دین کے کام کرنے کا شوق امی کی تربیت اور کوشش کا نتیجہ ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ہمیں مقبول خدمت دین کرنے کی توفیق دے اور میرے ماں باپ کو جنت میں اعلیٰ علیین کا مقام عطا ہو۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احمدیہ ٹیلی ویژن انٹرنیشنل کے پروگرام

جمعرات 6- مارچ 1997ء

12-00 (رات) جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 المائدہ وال ماش۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
4-00 عربی زبان سیکھئے۔
4-30 عربی پروگرام۔ قصیدہ نظم۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔(دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 سیرت رفقاء حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ۔ حضرت بھائی عبدالرحمٰن صاحب (دوبارہ)۔
8-00 صبح۔اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 عربی زبان سیکھئے۔
9-30 عربی پروگرام قصیدہ۔ نظم۔
10-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔(دوبارہ)۔
12-00 دوپہر۔ سندھی پروگرام۔ خطبہ کا سندھی ترجمہ۔(26-5-95)۔
1-00 المائدہ وال ماش۔
1-55 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
2-55 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-55 بنگالی پروگرام۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 ڈچ زبان سیکھئے۔
6-00 چینی پروگرام۔(-) اصول کی فلاسفی۔
7-00 (رات) نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھی کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
8-00 کوئز پروگرام۔ لجنہ اماء اللہ۔ میرپور خاص بمقابلہ فیصل آباد بمقابلہ لاہور بمقابلہ راولپنڈی بمقابلہ ملتان۔
8-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 21۔(4-5-94) حصہ دوئم۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 روسی پروگرام۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔

جمعہ 7۔مارچ 1997ء

12-00 رات۔جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس۔(نیا)۔
2-00 بزم مشاعرہ۔ چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام۔
3-00 نیچرل کیور۔ ہومیو پیتھک کلاس۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔
(دوبارہ)۔
4-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔ ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (دوبارہ)۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 صبح۔ کوئز پروگرام۔ لجنہ اماء اللہ۔ مقابلہ میر پور خاص۔ فیصل آباد۔ لاہور۔ راولپنڈی اور ملتان۔(دوبارہ)۔
7-30 الزامات کے جوابات حضرت صاحب کی طرف سے سیشن 21۔(4-5-94) حصہ دوئم (دوبارہ)۔
8-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 ڈچ زبان سیکھئے۔
10-00 نیچرل کیور ہومیو پیتھک کلاس از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔(دوبارہ)۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 دوپہر۔پشتو پروگرام۔
1-00 بزم مشاعرہ۔ چوہدری محمد علی صاحب کے ساتھ ایک شام۔
2-00 لقاء مع العرب۔(دوبارہ)۔
3-00 اردو کلاس (دوبارہ)۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 درود شریف اور نظم۔
6-00 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن۔ یو۔ کے۔ 7-3-97۔
7-15 (رات) ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ۔
8-15 بیت بازی۔ کھاریاں بمقابلہ فیصل آباد۔
9-00 لقاء مع العرب (نیا)۔
10-00 سواحیلی پروگرام۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔

ہفتہ 8۔مارچ 1997ء

12-00 رات۔جرمن پروگرام۔
1-00 اردو کلاس (نیا)۔
2-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق صاحب۔
3-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 7-3-97 (دوبارہ)۔
3-45 خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ بیت فضل لندن۔ یو۔ کے۔ 7-3-97 (دوبارہ)۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چلڈرنز کارنر۔
6-00 لقاء مع العرب (دوبارہ)۔
7-00 بیت بازی۔ کھاریاں بمقابلہ فیصل آباد۔ (دوبارہ)۔
8-00 (صبح) اردو کلاس (دوبارہ)۔
9-00 احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔ تقریر دین حق اور سائنس از سیٹھ محمد الہ دین۔
10-00 ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع۔ اردو بولنے والے احباب کے ساتھ 7-3-97 (دوبارہ)۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔
12-00 (دوپہر)۔ خطبہ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع بیت الفضل لندن 7-3-97 (دوبارہ)۔
1-00 طبی معاملات۔ از ڈاکٹر مجیب الحق۔
1-45 لقاء مع العرب۔
2-50 اردو کلاس۔
3-50 بنگالی پروگرام۔
5-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
5-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
5-30 چینی زبان سیکھئے۔
6-00 مجلس سوال و جواب۔ از حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع (28-2-86)۔
7-30 (رات) بچوں کی ملاقات حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ساتھ (8-3-97)۔
8-30 کینیڈین ڈسک۔
9-00 لقاء مع العرب۔
10-00 عربی پروگرام۔ تشریح کلام الٰہی۔
11-00 اگلی شفٹ کے پروگرام۔
11-05 تلاوت۔حدیث۔خبریں۔
11-30 چلڈرنز کارنر۔ آیئے عبادت کرنا سیکھئے۔

اطلاعات و اعلانات

پتہ درکار ہے

○ مکرمہ فہمیدہ بیگم صاحبہ بنت بابو احمد جان صاحب اہلیہ مکرم محمد انور حسین صاحب بنگلہ نمبر 75 بلاک نمبر 5 شاہ فیصل کالونی کراچی کا دفتر وصیت سے کوئی رابطہ نہیں ہے۔ اگر وہ خود پڑھیں یا کسی دوست کو ان کے موجودہ ایڈریس کا علم ہو تو دفتر وصیت کو ان کا ایڈریس بھجوا دیں۔

○ مکرمہ بشریٰ حمید صاحبہ زوجہ حمید انور صاحب نے اگست 1971ء میں کراچی سے وصیت کی تھی۔ اس وقت سے ان کا دفتر کے ساتھ رابطہ نہیں ہے۔ اگر موصیہ خود پڑھیں یا کوئی عزیز پڑھے تو دفتر ھذا سے رابطہ کریں

○ محترمہ رشیدہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر 16872 زوجہ مکرم حسن محمد صاحب نے 1962ء میں شیخوپورہ سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ھذا سے کوئی رابطہ نہیں۔ اگر موصیہ خود پڑھے یا ان کے کوئی عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ھذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

اعلان

○ وہ طلباء و طالبات جن کو نئے سیشن میں انجینئرنگ یونیورسٹی لاہور و ٹیکسلا' پنجاب کے مختلف میڈیکل کالجز و دیگر ملک کے پیشہ ورانہ ادارہ جات میں داخلہ ملا ہے وہ نظارت تعلیم کو مطلع کریں۔

(نظارت تعلیم)

بقیہ صفحہ 5

سے پانی کا نزول کرتا ہے تو بیماریاں بھی جڑ سے اکھیڑ دیتا ہے۔

منڈی بہاؤ الدین میں بچوں کو تعلیم حاصل کرتے ہوئے دیکھ کر بہت خوشی ہوئی۔ وہاں ہمارے ایک مخلص دوست مکرم ملک ارشد احمد صاحب مقیم ہیں ان کے ساتھ مل کر ہم نے فتح پور 'شادیوال' چک سکندر اور سرائے عالمگیر کی سیر کی۔ سرائے عالمگیر میں ایک ہوٹل میں کھانا کھایا تو اس بات کی حیرانی ہوئی کہ سالن کی ایک پلیٹ 30 روپے میں تھی لیکن ہم سے یہ غلطی ہو گئی کہ کھانا کھانے سے پہلے بھاؤ دریافت نہ کیا۔ ہمارا ارادہ آزاد کشمیر کے علاقہ کوٹلی' تتہ پانی اور گوئی کی سیر کا تھا اور ادھر ادھر کی معلومات حاصل کرنے کے بعد ہم اس لحاظ سے تیار ہوئے کہ وہاں برف باری ہو رہی ہوگی۔ ادھر ادھر سیبوں ناشپاتیوں کے باغات ہوں گے لیکن ہماری حیرانگی کی انتہاء نہ رہی جب کوٹلی کے آگے سفر کرتے ہوئے ہمیں گرم کپڑے آہستہ آہستہ اتارنے پڑے۔ گوئی کے علاقہ میں ہمارے ایک دوست محمد حسین صاحب سے ملاقات ہوئی جن کے ساتھ ڈیڑھ دن رہ کر اس بات کا اندازہ ہوا کہ یہ تو بہت بہترین دوست اور ساتھی ہیں بہت خوش اخلاق اور اپنے کام میں محنت سے مگن ہیں۔ ان سے میں نے ذکر کیا کہ کشمیر جنت نظیر کے لفظ کی وجہ سے میں تو اس توقع کے ساتھ آیا تھا کہ ہر طرف باغات ہی باغات ہوں گے لیکن بار بار آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے کے باوجود باغات کا نام و نشان تک نظر نہیں آیا اس پر انہوں نے کہا کہ اس کے لئے آپ راولاکوٹ اور مزید آگے کے علاقوں کی سیاحت کریں۔ آزاد کشمیر میں بجلی کے محکمے کا یہ کمال دیکھا کہ کسی نے خواہ پہاڑ کے کسی کونے یا چوٹی پر مکان بنایا ہے انہوں نے بجلی وہاں تک پہنچا دی ہے۔ پانی اکثر نے چشمے کے آگے پائپ لگا کر گھروں تک پہنچا لیا ہے۔ کوٹلی میں دیکھا کہ ایک ہی سٹائل کی گنبد والی بیت سے خدا کی عبادت کے گھر نظر آتے ہیں اور اس وجہ سے اس شہر کو مدینۃ المساجد بھی کہا جانے لگا ہے۔ کالا دیو جہلم شہر کے قریب ایک گاؤں کا رہنے والے کوئی قریشی صاحب ہیں انہیں خدا کے گھر تعمیر کرنے کا جنون ہے اور تھوڑے تھوڑے عرصہ کے بعد کسی نہ کسی کونے میں کوئی نیا گھر تعمیر کر دیتے ہیں۔ بہرحال ہمارا یہ سفر بہت ہی دلچسپ گزرا۔ انسانیت زندہ باد کا نعرہ لگانے کا بہت موقعہ ملا اور ہمیں ہر جگہ کانٹوں کے ساتھ کثرت سے پھول لگے ہوئے نظر آئے۔

ооо

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 5 - مارچ-1997ء
درجہ حرارت کم ازکم 11 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 26 درجے سنٹی گریڈ

○ معلوم ہوا ہے کہ 3- فروری کے انتخابات میں ایک سے زائد نشستوں پر کامیابی حاصل کرنے والے امیدواروں کی خالی کردہ تیرہ نشستوں کے لئے مجموعی طور پر 168 امیدواروں نے 172 کاغذات نامزدگی داخل کرائے ہیں۔ قومی اسمبلی کے 8 حلقوں کے لئے 90 اور پانچ صوبائی نشستوں کے لئے 82 کاغذات جمع کرائے گئے ہیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے بلدیاتی ملازمین اور ٹھیکیداروں کے خلاف گرینڈ آپریشن کا حکم دے دیا ہے۔ ایڈمنسٹریٹروں کو محصول چونگیوں اور ضلع ٹیکس کی چیک پوسٹوں پر اچانک چھاپے مارنے اور ٹیکسوں کی اوور چارجنگ میں ملوث افراد کو برطرف کرکے فوجداری مقدمات قائم کرنے کی ہدایت کی گئی ہے جس کی رپورٹ ہر ہفتے چیف سیکرٹری کو دی جایا کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ مالی سال سے درآمد شدہ اشیاء پر ضلع ٹیکس وصول کرنے پر پابندی ہوگی۔ صرف ضلعی حدود میں پیدا ہونے والی اشیاء پر ٹیکس لگے گا۔ متفرق اشیاء بھی مستثنیٰ ہوں گی۔

○ امریکہ کے صدر کلنٹن نے فلسطینی رہنما یاسر عرفات سے مذاکرات کے موقعہ پر مشرقی بیت المقدس میں یہودیوں کی نئی بستیوں کی تعمیر کے اسرائیلی منصوبہ کی مذمت کردی ہے۔

○ اٹلی اور شام کی جانب سے بھی مشرقی بیت المقدس میں یہودیوں کے لئے مکانوں کی تعمیر پر اظہار تشویش کیا گیا ہے۔

○ انٹرنیشنل اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد میں اتوار کی چھٹی اور جمعہ کو ہاف ڈے کا فیصلہ لاگو کر دیا گیا ہے۔

○ امریکی دباؤ کی وجہ سے عالمی مالیاتی اداروں، بینکوں اور کارپوریشنوں کی طرف سے مالی امداد نہ ملنے کے سبب توانائی کے شعبے میں ایران کے ۱۹ منصوبے کھٹائی میں پڑ گئے ہیں۔

○ پیرو کے صدر نے کہا ہے کہ وہ کیوبا کے باغیوں کو پناہ دینے پر رضامند ہے۔ جنہوں نے لیما میں 172 افراد کو یرغمال بنایا ہوا ہے۔

○ ملکہ الزبتھ پاکستان اور بھارت کی آزادی کی پچاسویں سالگرہ کی تقریب میں شرکت کے لئے اکتوبر میں دونوں ملکوں کا دورہ کریں گی۔ اسی سلسلہ میں برطانیہ میں بھی کئی جلسے اور نشستیں منعقد ہوں گی۔

○ بھارت کے وزیراعظم دیوگوڑا نے بھارتی شہر بنگلور میں اخبار نویسوں سے بات چیت کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت اور پاکستان کے درمیان مجوزہ بات چیت سے دونوں حریف ملکوں کے تعلقات میں بہتری پیدا ہوگی۔ تاہم انہوں نے اشارہ دیا کہ اس بات چیت کے دوران مسئلہ کشمیر زیر بحث نہ لایا جائے گا۔

○ روس نے چیچنیا کو خود مختاری دینے پر آمادگی ظاہر کردی ہے۔

○ زائر میں باغیوں نے ہوتو پناہ گزینوں کا قتل عام شروع کردیا ہے۔

○ ایران کے شمال مغرب کے علاقے میں ایک اور زلزلہ نے مزید تباہی مچادی ہے۔ اس سے قبل جمعہ کے روز آنے والے زلزلہ سے ہزاروں افراد ہلاک اور زخمی ہو چکے ہیں۔ اور عمارتیں تباہ ہو چکی ہیں۔

○ بنکاک کے جنوب مشرقی صوبہ کا ایک شخص جس کے بارے میں خیال کیا جاتا ہے کہ وہ لڑائی میں مارا ہو گیا ہے۔ اپنی تجہیز و تکفین کے آٹھ ماہ بعد اچانک گھر واپس آگیا ہے۔ اس کی موت کے متعلق پولیس بھی تصدیق کر چکی تھی۔

○ ایران کے زلزلہ زدہ علاقہ میں برف باری کی وجہ سے صورت حال مزید خراب ہوگئی ہے۔ ایک ہلکا طیارہ اس علاقے میں لاپتہ ہو گیا ہے جس کی تلاش ابھی تک جاری ہے۔ ایران کے صدر علی اکبر ہاشمی رفسنجانی کو جو گزشتہ روز اس علاقے کا دورہ کرنے والے تھے اپنا دورہ برف باری کی وجہ سے ملتوی کرنا پڑا۔ اس شدید برف باری کی وجہ سے امدادی کارروائیاں بھی متاثر ہو رہی ہیں۔

○ کوئٹہ سمیت پورے بلوچستان میں آٹے کی شدید قلت پیدا ہوگئی ہے۔ زلزلہ زدہ لوگ روٹی کی تلاش میں مارے مارے پھر رہے ہیں۔ پنجاب حکومت نے بلوچستان کے لئے آٹے کی نقل حمل پر پابندی لگا رکھی ہے۔

○ کراچی میں آئی آئی چندریگر روڈ پر روزنامہ جنگ اور دی نیوز کی بلڈنگ کے درمیان پر بم کا خوفناک دھماکہ ہوا۔ قریبی عمارتیں لرز گئیں۔ کھڑکیوں کے شیشے ٹوٹ گئے۔ دھماکہ ہوتے ہی اخبارات کے دفاتر میں کام کرنے والے اور قریبی عمارتوں میں رہائش پذیر افراد خوف کے عالم میں باہر نکل آئے۔ دھماکہ چار سو کلوگرام وزنی دیسی ساختہ ٹائم بم سے کیا گیا۔

○ حکومت پنجاب نے صوبہ بھر کے تمام کمشنروں ڈپٹی کمشنروں۔ ڈی۔ آئی۔ جی۔ اور ایس۔ ایس۔ پی صاحبان کو ہدایت کی ہے کہ وہ شادیوں پر بے جا اصراف پر پابندی سے متعلق وزیراعظم کے حکم پر سختی سے عمل درآمد کرائیں۔ اور اس بات کو یقینی بنائیں کہ آئندہ دو سالوں کے لئے شادی بیاہ کی تقریبات پر صرف چائے۔ ٹھنڈے مشروبات سے ہی مہمانوں کی تواضع کی جائے۔ اس فیصلہ کا اطلاق سولہ مارچ 1997ء سے ہوگا۔

○ صدر مملکت سردار فاروق احمد خان لغاری نے کہا ہے کہ سانحہ ذوالفقار ایکسپریس کے بارے میں ابھی حتمی طور پر کچھ نہیں کہا جاسکتا۔ تحقیقات کے بعد ہی کسی صحیح نتیجہ پر پہنچا جاسکتا ہے۔ چاہے تخریب کاری کے سبب ہو یا کسی اور وجہ سے بہرحال یہ ریلوے سسٹم کی ناکامی ہے۔ حکومت کو تخریب کاری روکنے کے لئے اقدامات کرنے چاہئیں۔ اور عوام کا بھی فرض ہے کہ وہ تعاون کریں۔ انہوں نے کہا کہ ایجنسیاں محتاط ہو جائیں تو تخریب کاری کے امکانات کم ہو جائیں گے۔ سانحہ تیز رو حادثہ تھا یا حکومت کے خلاف سازش یہ تحقیقات کے بعد ہی معلوم ہو سکے گا۔ ہم کوشش کریں گے کہ ہر مرحلہ پر عوام کو باخبر رکھا جائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ فرقہ پرست گروپوں کو آپس میں بیٹھا کر نفرتیں ختم کی جائیں۔ ملی کونسل کو متحرک کیا جائے۔ قتل و غارت میں ملوث افراد کو عبرت ناک سزائیں دی جائیں۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف نے کہا ہے کہ مہرشاہ ریلوے سٹیشن پر ہونے والے ریلوے حادثہ کی تحقیقات کے لئے ہائی کورٹ کے جج پر مشتمل جوڈیشل کمیشن قائم کر دیا گیا ہے۔ جو اس حادثے کی تحقیقات کرے گا۔ اس کمیشن کی رپورٹ پر ذمہ دار افراد کے خلاف سخت کارروائی ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ وارداتوں کے پیچھے چھپے لوگوں کے بارے میں حقائق جلد عوام کو بتا دیئے جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ حالیہ وارداتوں کے پیچھے وہ عناصر ہیں جنہیں مسلم لیگ کی تاریخی مقبولیت ہضم نہیں ہو سکی۔ لیکن میں انہیں خبردار کرتا ہوں کہ وہ اپنی حرکتیں چھوڑ دیں ورنہ انہیں ایسی سزا ملے گی کہ ان کی آنے والی نسلیں یاد رکھیں گی۔

○ ریلوے انتظامیہ نے خانیوال کے قریب ریلوے حادثہ کے سلسلے میں گیارہ افسروں کو ذمہ دار قرار دے کر معطل کردیا ہے۔ معطل ہونے والوں میں ڈرائیور فائرمین، گارڈ، سٹیشن سپرنٹنڈنٹ، ٹریفک انسپکٹر اور ہیڈ ٹریفک ایگزامینر شامل ہیں، اس حادثے کی تحقیقات کے لئے کئی ایجنسیاں مصروف عمل ہو گئی ہیں۔ اس کے علاوہ وزیراعظم کی ہدایت پر بھی انکوائری کی جارہی ہے۔

○ وزیراعظم میاں محمد نواز شریف نے وفاقی اور صوبائی حکام کو ہدایت کی ہے کہ وہ ملک میں خاصی طور پر بڑے بڑے شہروں کی شہری سہولتوں کو بہتر بنائیں۔ انہوں نے ہدایت کی ہے کہ میونسپل ادارے کوڑا کرکٹ ٹھکانے لگانے اور دیواروں سے اشتہار مٹانے کے کام میں نجی شعبہ کو شامل کریں۔

○ پاکستان پیپلزپارٹی کی چیئرپرسن محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ میرا مرنا جینا پاکستان کے ساتھ ہے۔ میں جلد میدان میں آرہی ہوں اور مرتضیٰ کے قاتل جلد بے نقاب کروں گی۔ انہوں نے کہا کہ جس مقصد کے لئے میری حکومت برطرف کی گئی ہے وہ کبھی پورا نہیں ہوگا۔

WORLDWIDE PROPERTY CONSULTANTS
REAL ESTATE SALE & PURCHASE
ROOM NO. 70-71 F, FIRST FLOOR,
LIBERTY PLAZA, LIBERTY MARKET,
GULBERG III, LAHORE
PH: 042-5752532-5753827 FAX: 042-5752532

شیئرز و غیر ملکی کرنسی کی خرید و فروخت کا با اعتماد ادارہ
ڈالر ایچ
آفس: A-6 گیلری نمبر 4 ریکس سٹی پلازہ
ستیانہ روڈ فیصل آباد
فون دفتر: 730288
رہائش: 726524
موبائیل: 0300-661524
پروپرائیٹر
ملک عبدالصمد

ربوہ اور ربوہ کے گردونواح کے ہر محلہ میں
پلاٹ۔ مکان۔ زرعی و سکنی زمین کی خرید و فروخت کیلئے ہمیں خدمت کا موقع دیں
نائب رسالدار (ریٹائرڈ)
ارشد خان بھٹی
پراپرٹی ایجنسی
بلال مارکیٹ (ریلوے لائن کے سامنے) ربوہ
فون آفس 212764 گھر: 211379

اکسیر موٹاپا 40/-
ہمدرد نسواں (حب اٹھرا) 25/-
دوائی فضل الٰہی (برائے اولاد نرینہ) 200/-
زوجام عشق 900/-
اکسیر لیکوریا کیپسول 40/-
کلین اپ چہرے کے غیر ضروری بالوں کیلئے 25/-
سفوف اکسیر شوگر 35/-
جدید دواخانہ خدمت خلق
گولبازار ربوہ فون: 659